REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم شنبہ
۲۹ صفر ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۴۸/۱۳ | ۵ تبوک ۱۳۳۸ھش | ۵ ستمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۱۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۴ ستمبر بوقت ۹½ بجے صبح

پرسوں تمام دن حضور کو ہلکی اعصابی کمزوری کی شکایت رہی۔ شام ۶½ بجے حضور کار میں (کراچی) سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ اور کچھ دیر ویٹنگ روم میں انتظار فرما کر ۷½ بجے چناب ایکسپریس پر سوار ہوئے۔ گاڑی کے جھٹکوں کی وجہ سے حضور تمام رات بالکل سو نہ سکے۔ نیز دائیں گھٹنے میں نقرس کی تکلیف بھی ساتھ ہی شروع ہو گئی۔ جس کے باعث بہت بے چینی رہی۔ کل تمام دن بھی گاڑی میں بے چینی کی بہت شکایت رہی۔ اور نقرس کی تکلیف بھی بڑھ گئی۔ کل شام ۶½ بجے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ربوہ پہنچے۔ نقرس کی تکلیف کے باعث حضور بالکل کھڑے نہ ہو سکتے تھے۔ لہٰذا اچھی طرح سہارا دیکر کرسی پر بٹھا کر حضور کو گاڑی سے موٹر میں بٹھایا گیا۔ یہاں آکر بے چینی میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہوا۔ مگر درد نقرس کی وجہ سے تکلیف رہی تاہم الحمد للہ کہ جلد حضور سو گئے اور تمام رات اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور نے آرام فرمایا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور انہماک سے دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا ہمارا آقا د روشانی خدا اپنے خاص فضل سے حضور کو جلد از جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ اور صحت والی اور کام والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

حضور کے قیام کراچی کے دوران میں جماعت کراچی نے نہایت اخلاص اور محبت سے خدمت کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۹½ بجے صبح - ربوہ ۴ ستمبر ۱۹۵۹ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کراچی سے ربوہ تشریف لے آئے

ریلوے اسٹیشن پر اہل ربوہ کی طرف سے اپنے آقا کا پُرتپاک خیر مقدم

ربوہ ۴ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل شام چناب ایکسپریس کے ذریعہ معہ خدام کراچی سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اہل ربوہ نے بہت بھاری تعداد میں ریلوے سٹیشن پر حاضر ہو کر اپنے آقا کا اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ احباب گاڑی آنے سے بہت پہلے ہی اسٹیشن پر پہنچ گئے تھے۔ اور حضور کی تشریف آوری کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ ساڑھے چھ بجے گاڑی آنے پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ نیز صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ گاڑی سے اترنے اور موٹر کار میں تشریف فرما ہونے کے بعد حضور قصر خلافت تشریف لے گئے۔ اس دوران میں احباب قطار در قطار کھڑے اپنے آقا کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے زیرِ لب دعائیں کرتے رہے۔

بھوٹان اور سکم میں ہندوستانی فوج بھیجنے کی تیاری

نئی دہلی ۴ ستمبر۔ شمالی سرحدوں پر چین کی مداخلت کے بڑھتے ہوئے خطرے کے پیش نظر حکومت ہند بھوٹان اور سکم میں فوج بھیجنے کی تیاری کر رہی ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ دارجلنگ سے گورکھوں کی ایک رجمنٹ کسی نامعلوم مقام کی طرف روانہ ہو چکی ہے۔

پنڈت نہرو سے دلائی لامہ کی ملاقات

نئی دہلی ۴ ستمبر۔ تبت کے روحانی پیشوا دلائی لامہ نے کل بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو سے ملاقات کی۔ وہ بھارت کے نائب صدر مسٹر رادھا کرشنن سے بھی ملے۔ دلائی لامہ مسوری سے ایک ہفتہ کے لئے نئی دہلی آئے ہوئے ہیں۔ تاکہ تبت کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کرنے کے سلسلہ میں وہ بھارت کے حکام سے تبادلہ خیالات کر سکیں۔

کلکتہ کے فسادات میں مرنے والوں کی تعداد ۲۶ تک پہنچ گئی

نئی دہلی ۴ ستمبر۔ حکومت کی غذائی پالیسی کے خلاف کلکتہ اور اس کی نواحی بستیوں میں گذشتہ کئی روز سے جو فسادات ہو رہے ہیں۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق اس میں مرنے والوں کی تعداد ۲۶ تک پہنچ گئی ہے۔ فسادات پر قابو پانے کے لئے کل فوج طلب کر لی گئی تھی۔ جس نے صنعتی علاقے کو اپنے گھیرے میں لے لیا ہے۔ (مفصل خبر صفحہ ۸ پر)

کشمیر میں جنگ بندی لائن کی خلاف ورزی

پاکستان کی بیس شکایات درست قرار دیدی گئیں

راولپنڈی ۴ ستمبر۔ ایک سرکاری ذریعے نے بتایا ہے کہ جنوری ۱۹۵۸ء سے اپریل ۱۹۵۹ء تک ہندوستانی فوج نے آزاد کشمیر کے علاقے کی کئی بار خلاف ورزی کی۔ پاکستان نے جنگ بندی لائن کی خلاف ورزی کے ۸۲ واقعات کی اطلاع اقوام متحدہ کے مبصروں کو دی۔ جن میں سے ۲۰ واقعات کو اقوام متحدہ کے اعلیٰ مبصروں نے صحیح قرار دیا۔ ہندوستان نے ایسی ۵۳ خلاف ورزیوں کی اطلاع دی۔ جو اس کے بیان کے مطابق پاکستان نے کی تھیں۔ ان میں سے صرف سات کو اقوام متحدہ کے اعلیٰ مبصروں نے درست قرار دیا۔

فضائیہ کی میڈیکل سروسز کے نئے ڈائریکٹر

کراچی ۴ ستمبر۔ ایچ کے غیل کو پاکستانی ہوائی فوج کی میڈیکل سروسز کا ڈائریکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ اور انہیں ایر کموڈور کے عہدے پر ترقی دی گئی ہے۔

امریکی پاکستان کی نئی حکومت کو پسند کرتے ہیں

پشاور ۴ ستمبر۔ امریکہ کی فارن ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر ویکینس لیلی گیلان نے کہا ہے کہ امریکہ میں لوگ پاکستان کی نئی حکومت کے حامی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صدر ایوب ملک میں جمہوریت بحال کرنے کا اعلان کر چکے ہیں شروع شروع میں امریکہ میں نئی حکومت کے قیام پر اتنا اچھا رد عمل نہیں ہوا تھا لیکن چند ماہ میں لوگوں کے تمام شبہات دور ہو گئے۔ دنیا بھر کے لوگ صدر ایوب کے جذبہ حب الوطنی اور نیک نیتی کے معترف ہیں۔ بنیادی جمہوریتوں کے بارے میں انہوں نے کہا کہ میں اس نظریئے کو پسند کرتا ہوں۔ امریکی عوام کشمیر کے بارے میں پاکستان کے موقف کی پُرزور حمایت کرتے ہیں

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۵۹ء

ارنا اللہ جہرۃ

جس طرح کا توہم پرستانہ مذہب ازمنہ وسطی کے یورپ میں رائج تھا۔ اگرچہ اس سے اسلام کے زیر اثر اہل علم یورپیوں نے چھٹکارا حاصل کر لیا۔ مگر وہ ایک انتہا سے نکل کر دوسری انتہا میں چلے گئے۔ قرطبہ اور دیگر اسلامی یونیورسٹیوں میں ان لوگوں نے تعلیم حاصل کر کے یہ تو سمجھ لیا کہ غیر عقلی رسومات اور غیر عقلی عقائد کی پابندی انسان کو چاہ ضلالت میں گرا دیتی ہے لیکن انہوں نے اسلام کا صحیح تصور سمجھنے کی کوشش نہ کی۔ انہوں نے اسلام کو بھی زیادہ سے زیادہ محض ایک رسمی دین سمجھا۔ اور اس کے نظری اور عملی پہلوؤں پر غور نہ کیا۔

اس کی وجہ شاید یہ تھی کہ خود مسلمانوں میں وہ اسلامی روح باقی نہیں رہی تھی۔ جس نے ان کو صدر اول میں فعال اور صحیح الخیال بنا دیا تھا مختلف عجمی اثرات کے غبار میں یہ روح اوجھل ہو چکی تھی۔۔ اور مغربی دانشمندوں نے توہم پرستی سے چھٹکارا حاصل کرنے کے ساتھ صحیح دین کا نمونہ نہ دیکھ کر اسلام کو بھی ایک توہم پرستانہ دین خیال کر لیا۔ اور مذہب کے من حیث الکل خلاف ہو گئے۔ اس لئے وہ نیچر پرستی کی روش پر چل نکلے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یورپ نے غیر معمولی مادی ترقیاں کر لیں۔ سائنس اور اس کی بنا پر ترتیب دیا ہوا فلسفہ نہ صرف یورپ میں بلکہ تمام دنیا میں پھیلتا چلا گیا۔ اور نہ صرف دوسرے مذاہب اس سے سخت متاثر ہوئے۔ بلکہ مسلمان بھی متاثر ہوئے ہیں۔ اس وقت دنیا کی حالت یہ ہے کہ اول تو خدا تعالے کو عموماً مانا ہی نہیں جاتا۔ اور اگر مانا بھی جاتا ہے۔ تو وہ بھی برائے نام۔ زبانوں پر تو رسمی طور پر خدا تعالے کا نام بے شک آتا ہے۔ لیکن مادی اور تجرباتی ذہنیت بغیر تجرباتی اور مشاہداتی ثبوت کے اللہ تعالے کی ہستی کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ آج اکثر دنیا کے لوگ جس میں عیسائی مسلمان یہودی وغیرہ تمام مذاہب کے لوگ شامل ہیں۔ اللہ تعالے کو ماننے کے لئے وہی ثبوت چاہتے ہیں۔ جو یہود چاہتے تھے۔ یعنی

ارنا اللہ جہرۃ

ہمیں آنکھوں سے خدا تعالے دکھاؤ۔ آج تجربہ اور مشاہدہ کے دور میں جو علمی سائنس کی وجہ سے نشوونما پا گیا ہے۔ فکر و غور کرنے والا طبقہ بھی جب ان سے اللہ تعالے پر ایمان لانے کو کہا جائے۔ یہی جواب دیتا ہے۔ کہ اسے دکھاؤ۔ چنانچہ پچھلے دنوں روسی دانشمندوں نے آسمان پر ذرا بڑی ہوائیاں چھوڑنے کے بعد یہی کہا تھا۔ کہ ہمیں خلا میں کہیں اللہ تعالے کے وجود کا پتہ معلوم نہیں ہوا۔ اس کے معنے یہی ہیں کہ بیسویں صدی کے ملحدین بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت کے یہود کی طرح اللہ تعالے کو آنکھوں سے دیکھنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

عقلیت پرستی کا یہ ایک عجیب معمہ ہے۔ کہ یہی دانشمند لوگ جو اللہ تعالے کو آنکھوں سے دیکھ کر ماننا چاہتے ہیں۔ کوئی بھی ایسی حقیقت نہیں۔ جس کو وہ آنکھوں سے دیکھ کر مانتے ہوں۔ البتہ ان کے اثرات کو دیکھ کر ان کے وجود کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ مثلاً بجلی کو وہ نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن جب اس کا اثر دیکھتے ہیں تو فوراً اس کے وجود کے قائل ہو جاتے ہیں اسی طرح دوسری نہایت موثر طاقتیں ہیں۔ مثلاً مقناطیسی قوت کشش ثقل کی قوت بھاپ کی اور گیس کی قوتیں۔ ریڈیم کی قوت وغیرہم۔ ان سب قوتوں کو وہ قطعاً نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن انکے وجود کے قائل ہیں۔ کیونکہ وہ ان کے اثرات کو دیکھتے ہیں۔ پھر ان کا علم اسی فرضی علم پر ختم ہو جاتا ہے۔ وہ ان قوتوں کو تصویر سے تو مان لیتے ہیں۔ لیکن وہ قطعاً یہ نہیں بتا سکتے۔ کہ یہ قوتیں کیوں ہیں؟

یہ ہے اس ذہنیت کا تھوڑا سا نقشہ جو آج عقلیت پرستی کے زیر اثر دنیا کی بن چکی ہے۔ ناپختہ سائنسی اذہان تو یہیں اٹک کر رہ جاتے ہیں۔ البتہ صحیح غور و فکر کرنے والے انسان ذرا آگے بڑھتے ہیں۔ اور وہ اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ موجودات میں کوئی قوتوں کی قوت ایسی موجود ہونی چاہیئے جو ان تمام قوتوں کا سہارا ہو جو ان تمام قوتوں کا مبدا اور منبع ہو وہ اسی استدلال سے جس سے وہ بجلی مقناطیسی اور کشش ثقل وغیرہ قوتوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ یہ ماننے کے لئے مجبور ہیں۔ کہ ان قوتوں سے بالا کوئی اور قوت ہونی چاہیئے ورنہ کائنات کا نظام قائم نہیں رہ سکتا۔ قرآن کریم نے اس خیال کو اس انداز سے بیان کیا ہے۔

لو کان فیھما الھۃ
الا اللہ لفسدتا

اگر زمین و آسمان میں اللہ تعالے کے سوا کوئی اور بھی خدا ہوتا۔ تو ان کا نظام قائم نہ رہ سکتا۔ اسی طرح اگر ان مختلف قوتوں کو کنٹرول کرنے والی کوئی بالا قوت موجود نہ ہو۔ تو تمام نظام کائنات درہم برہم ہو کر رہ جائے۔ تمام قوتیں باہم ٹکرا جائیں۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ کوئی ایسا وجود ہونا چاہیئے۔ جو ان قوتوں کا اندازہ کرتا اور توازن قائم رکھتا ہو۔

اس کے باوجود یہ صرف قیاس ہی قیاس اور تصوری تصور ہے۔ تجرباتی اور مشاہداتی ذہنیت اس سے فی الحقیقت مطمئن نہیں ہوتی۔ اس ذہنیت کے لوگ کہتے ہیں۔ بجلی وغیرہ قوتوں کے وجود کے ہم اس لئے قائل ہیں۔ کہ ہم ان کے اثرات اپنے حواس سے محسوس کرتے ہیں۔ مثلاً ایک برق زدہ تار کو چھونے سے جھٹکا لگتا ہے۔ ہم بجلی کو بلبوں کی روشنی میں اور مشینری میں کام کرتے ہوئے حواس سے محسوس کرتے ہیں۔ اس لئے ہم تجربہ اور مشاہدہ سے ان کے وجود کے قائل ہیں لیکن آپ ہم کو اس بالا قوت کو جو ان تمام قوتوں کے اوپر حکمرانی کرتی ہے۔ تجربہ اور مشاہدہ سے نہیں دکھا سکتے۔ اگر آپ ایسا کر سکتے ہیں تو کر کے دکھائیں۔

گویا اس وقت دنیا کی ذہنیت عموماً یہ بن چکی ہے۔ کہ اگر ہم اس کو اس امر کا مشاہدہ اور تجربہ کرا سکیں۔ کہ ان کائناتی قوتوں سے بالا کوئی قوت واقعی موجود ہے۔ جو ان کائناتی قوتوں کو کنٹرول کرتی ہے۔ تو وہ اس قوت کا وجود تسلیم کر لیں گے۔ دوسرے لفظوں میں وہ اللہ تعالیٰ کے وجود کے قائل ہو جائیں گے۔ سائنس اور فلسفہ جدید کا یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ جو وہ خدا پرستوں کو دے رہے ہیں۔ اب سوال کا سوال یہ ہے کہ

کیا خدا پرست سائنس اور فلسفہ کے اس چیلنج کا جواب دے سکتے ہیں؟

سوال کو پھر سمجھ لینا چاہیئے۔ سوال یہ نہیں ہے۔ کہ خدا تعالے کا وجود قیاس اور تصور سے عقلاً ثابت کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ اپنی جگہ پر یہ سوال بھی بڑا اہم ہے۔ لیکن یہ سوال حل ہونے سے خدا پرستی کا حقیقی مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ کیونکہ صرف یہ تسلیم کر لینا کہ ان قوتوں سے کوئی بالا قوت ہونی چاہیئے۔ انسان کو خدا پرست نہیں بنا سکتی اور نہ اس کو حقیقت معاد کا قائل کر سکتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ چیز انسان میں وہ روحانی اور اخلاقی فعالیت پیدا نہیں کر سکتی جس کی آج انسان کو سخت ضرورت ہے کیونکہ فعالیت تو کسی چیز پر ایمان محکم ہی پیدا کر سکتا ہے۔ اگر ہم کو یقین کامل نہ ہو۔ کہ ہمارے قلم میں سیاہی ہے۔ اور وہ لکھ سکے گا۔ ہم اس سے ایک زیر زبر بھی نہیں لکھ سکتے۔ اور یہ یقین تجربہ اور مشاہدہ ہی سے پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر ہم کو تجربہ اور مشاہدہ سے یہ یقین پیدا نہ ہو چکا ہو۔ کہ آم میٹھا ہوتا ہے۔ تو ہم اسے کبھی نہیں کھائیں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔ الغرض صحیح موثر فعالیت بغیر تجرباتی اور مشاہداتی علم کے پیدا نہیں ہو سکتی بدیں وجوہات آج دنیا میں واقعی روحانی انقلاب لانے کے لئے صرف وہی مذہب کامیاب ہو سکتا ہے۔ جو نہ صرف نظریاتی طور پر اللہ تعالے کی ہستی ثابت کر سکے بلکہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا تجرباتی اور مشاہداتی ثبوت بھی ہم تک پہنچا سکے۔ ہم نے آج کہا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ تمام زمانوں میں خدا پرستی میں فعالیت اللہ تعالے پر یقین محکم سے ہی آتی رہی ہے۔ قرآن کریم میں ان دونوں پہلوؤں کو کما حقہ واضح کر دیا گیا ہے۔ اسلام ہمیشہ ایسے بندگان حق پیدا کرتا ہے۔ جو اللہ تعالے کی راہ نمائی سے اللہ تعالے کے وجود کے دونوں قسم کے ثبوت بہم پہنچاتے رہے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالے نے قرآن کریم میں خود فرمایا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون۔

اور جیسا کہ حدیث مجددین سے واضح ہوتا ہے اللہ تعالے ہمیشہ ایسے بندگان حق مبعوث کرتا رہے گا۔ اور ایک ان میں سے وہ ہے جس کو الامام المھدی اور ابن مریم بھی کہا گیا ہے۔ وہ مامور من اللہ ہو۔ افسوس ہے کہ نیچری اثر یہاں تک مار کر گیا ہے۔ کہ بعض لوگوں نے امام المھدی کو بھی ایسا انسان متصور کیا ہے۔ جو محض تکوینی طور پر کھڑا ہوگا۔ اور اس کو خود بھی یہ خبر نہیں ہوگی۔ کہ وہ مامور ہے۔ حالانکہ وہ نہ صرف تمام دینی و دنیوی علوم کا منتہی ہوگا بلکہ

(باقی ص۳ پر)

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

ملاقاتوں اور تقاریر کے ذریعے تبلیغ۔ لٹریچر کی وسیع اشاعت۔ نومسلموں کی تعلیم و تربیت

احمدیہ مسلم مشن ٹبورا۔ ٹانگانیکا کی رپورٹ از جنوری تا مارچ ۱۹۵۹ء

(از مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب انچارج ٹبورا ٹانگانیکا مشن۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

(قسط نمبر ۱)

ٹبورا مشن ملک ٹانگانیکا کا ایک حلقہ ہے ٹانگانیکا کا رقبہ قریباً سارے پاکستان کے برابر ہے اور آبادی ۹۰ لاکھ۔ اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ جسے عیسائی پادری جس قدر جلد ہو سکے اقلیت میں تبدیل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں چنانچہ دن بدن عیسائی پادریوں اور سکولوں وغیرہ کی تعداد بڑھائی جا رہی ہے۔ روپیہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے۔ اور حکومت کی طرف سے بھی انہیں اخلاقی مدد کے علاوہ مالی مدد ملتی ہے۔

عیسائی پادریوں کو اگرچہ مسلمانوں کو عیسائی بنانے میں خاص کامیابی نہیں ہوئی لیکن اس ملک کے لامذہب لوگوں کو یہ لوگ جلدی جلدی عیسائی بنا رہے ہیں۔ اس ملک کا تعلیمی نظام خصوصاً شہروں سے باہر پادریوں کے ہاتھوں میں ہے۔ اس لئے اسلام کو یہاں حقیقی خطرہ ہے جسے خود مسلمان اپنی جہالت کی وجہ سے محسوس نہیں کر رہے۔ ہم سکول کھولنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے راستہ میں بعض مشکلات ہیں یا مشکلات پیدا کی جاتی ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ خداوند کریم ہماری مشکلات اور رکاوٹیں دور فرمائے تاہم اس ملک میں اسلام کی صحیح رنگ میں خدمت کر سکیں۔

ملک ٹانگانیکا کے آٹھ صوبے ہیں جن میں سے صرف دو صوبوں میں باقاعدہ مشن قائم ہیں۔ اور تیسرے صوبہ میں افریقن مبلغین کام کرتے ہیں۔ ٹبورا مغربی صوبہ کا صدر مقام ہے اس صوبہ کا رقبہ سارے یوگنڈا کے برابر ہے اور سرحدیں کونگو بلجیم اور سنٹرل افریقن فیڈریشن سے ملتی ہیں۔

حقیقتاً اس عاجز کا تعلق حلقہ ٹبورا مشن کے ساتھ ہے لیکن مارچ ۱۹۵۸ء میں جب مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی افریقہ رخصت پر پاکستان تشریف لے گئے تو اس عاجز کو ان کی قائمقامی کے باعث ٹبورا کو چھوڑ کر نیروبی میں رہنا اور دوسرے مشنوں کا دورہ کرنا پڑا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں سارا عرصہ حلقہ ٹبورا مشن سے باہر رہا۔ اس لئے حلقہ ٹبورا مشن کے بہت سے کام بند رہے۔ تبلیغی کام افریقن مبلغین شیخ خالد محمد صاحب اور معلم رشیدی صالح صاحب کرتے رہے۔ انہوں نے ۴۴۴ میل سفر بذریعہ بس کر کے Sikonge Wyui Igaula - Pangale - اور Masagara کا دورہ کیا قریباً ۵۰۰ افراد کو تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ ٹبورا ٹاؤن میں انہوں نے افریقن منڈی۔ جیل۔ ہسپتال۔ پولیس لائنز اور ریلوے سٹیشن پر تبلیغ کی۔

یہ عاجز قریباً ڈیڑھ ماہ نیروبی میں مقیم رہا اور اس عرصہ میں انتظامی اور دفتری امور سرانجام دیئے۔ باقی عرصہ کینیا کے ضلع میرو اور شمالی سرحدی صوبہ میں اور یوگنڈا میں جنجہ کمپالا۔ مساکا اور انگانگا میں گذارا۔ قریباً ڈیڑھ ہزار میل سفر ٹرین اور بس پر کیا۔ ۱۸۰۰ کے قریب پمفلٹ تقسیم کئے۔ ۷۰۰/- شلنگ کے قریب مساجد فنڈ جمع کیا۔ ۱۶ یورپین ۱۳۵ ایشین اور ۲۱۰ افریقن کو تبلیغ کی۔

ناردرن فرنٹیئر پراونس کینیا سومالی قوم کا علاقہ ہے اور اس کی حدیں سومالیہ اور ابی سینیا سے ملتی ہیں۔ اس پراونس کا صدر مقام (Isiolo) اسیلو ہے۔ جہاں ہمارے احمدی تاجر جناب حاجی عبدالحمید صاحب بٹ اور ان کے بھائی تجارت کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ میں سب سے بڑے تاجر ہیں۔

اسیولو کے پراونشل کمشنر مسٹر Kelley رخصت پر انگلستان تشریف لے جا رہے تھے اور ان کی جگہ نئے کمشنر صاحب آئے تھے۔ اس موقعہ پر مکرم جناب عبدالعزیز صاحب بٹ آف نیروبی اور ان کے برادران نے جو کہ میسرز فقیر محمد لال خان اینڈ سنز کے نام پر نیروبی اور اسیولو میں تجارت کرتے ہیں ایک ٹی پارٹی کا انتظام کیا اور ہمیں بھی دعوت دی کہ یہ عاجز اور مکرم جناب قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی نیروبی سے اسیولو ٹی پارٹی میں شامل ہوں۔ اور خود ہی اپنی موٹر پر ہمیں اسیولو پہنچانے اور وہاں سے واپس لانے کا بھی ذمہ لیا۔ ہم دونوں بھائی ٹی پارٹی سے ایک دن قبل اسیولو پہنچے اور پراونشل کمشنروں کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے ایڈریس تیار کیا۔ جسے مکرم جناب قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی نے لکھا اور مکرم جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اس عاجز نے دونو پراونشل کمشنروں کی خدمت میں ترجمہ قرآن کریم انگریزی کا ایک ایک نسخہ پیش کیا جسے انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا اور پڑھنے کا وعدہ کیا۔ یہ دونو نسخے مشن کی طرف سے پیش کئے گئے۔ لیکن ان کی قیمت میسرز فقیر محمد لال خان اینڈ سنز نے ادا کی۔

مسٹر Kelley نے جو اسلامیات سے اچھے خاصے واقف تھے۔ اور سنا ہے کہ اب پادری بن چکے ہیں۔ ہم سے سوالات پوچھنے شروع کئے۔ یہ دعوت چونکہ خود انہیں کے اعزاز میں تھی ہم انہیں مختصر جواب دیتے رہے۔ اس پر انہوں نے چائے کا خیال تک چھوڑ دیا۔ اور زیادہ سوالات کرنے شروع کر دیئے۔ حاضرین جن میں بہت سے انگریز افسر۔ ایشین۔ سومالی اور عرب بھی شامل تھے دلچسپی لینے لگے۔ اس پر خدا تعالیٰ کے حضور دل میں دعا کر کے ہم نے بھی کھل کر جواب دینے شروع کئے۔ مکرم جناب قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی نے بھی حصہ لیا۔ بالآخر مسٹر Kelley کو شرمندہ اور خاموش ہونا پڑا۔

تعدد ازدواج کے خلاف بولتے ہوئے انہوں نے عیسائی عورتوں کے غیر شادی شدہ رہنے اور پاک دامن رہ کر خدمت خلق کرنے کا ذکر کیا۔ اور اس ضمن میں اپنی ہمشیرہ کا ذکر کیا کہ اس نے بھی اپنی زندگی مشن کے لئے وقف کی ہوئی ہے اور وہ آج کل فلاں ملک میں یتیم بچوں کی پرورش کر رہی ہے انہوں نے اپنی ہمشیرہ کی نیکی تقویٰ وغیرہ کا بھی ذکر کیا۔ قدرتی بات ہے۔ کہ ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ اس کی ہمشیرہ کی تعریف ہو ہم ان کی تعریف آرام سے سنتے رہے۔ بعد میں اس عاجز نے ان سے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ بائیبل کے اکثر انبیاء جن کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بڑے باخدا تھے اور خدا تعالیٰ ان کے ساتھ تھا وہ تو تعدد ازدواج پر عامل رہے اور خدا تعالیٰ ان سے خوش رہا۔ لیکن آج عیسائی دنیا تعدد ازدواج ہی کے خلاف

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دعا میں اسباب کی رعایت ضروری ہے

سنو! وہ دعا جس کے لئے ادعونی استجب لکم فرمایا ہے اس کے لئے یہی سچی روح مطلوب ہے اگر اس تضرع اور خشوع میں حقیقت کی روح نہیں تو وہ ٹیں ٹیں سے کم نہیں ہے پھر کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسباب کی رعایت ضروری نہیں ہے؟ یہ ایک غلط فہمی ہے۔ شریعت نے اسباب کو منع نہیں کیا ہے۔ اور سچ پوچھو تو کیا دعا اسباب نہیں؟ یا اسباب دعا نہیں؟ تلاش اسباب بجائے خود ایک دعا ہے! اور دعا بجائے خود عظیم الشان اسباب کا چشمہ ہے۔ انسان کی ظاہری بناوٹ اس کے دو ہاتھ دو پاؤں کی ساخت ایک دوسرے کی امداد کا ایک قدرتی راہنما ہے جب یہ نظارہ خود انسان میں موجود ہے پھر کس قدر حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ وہ تعاونوا علی البر والتقوی کے معنے سمجھنے میں مشکلات کو دیکھے۔

(ملفوظات صفحہ ۱۶۱)

نہیں بلکہ بغیر شادی کے رہنے کو بہتر سمجھتی ہے۔ اس پر وہ کچھ گھبرائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے حق کا رعب تمام حاضرین پر چھایا ہوا ہے۔

اس ٹی پارٹی کے بعد مکرم جناب قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی تو دو ایک دن اسیولو میں قیام کے بعد واپس نیروبی تشریف لے گئے یہ عاجز تبلیغ کے لئے وہاں رک گیا۔ اور بفضلہ تعالیٰ مکرم جناب حاجی عبدالحمید صاحب مکرم جناب چوہدری عبدالخالق صاحب بھٹی اور مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب کے شوق تبلیغ کے باعث ایشین۔ یورپین اور افریقن میں لٹریچر تقسیم کرنے اور تبلیغ کا بڑا عمدہ موقع میسر آیا۔ اللہ کریم ان سب بھائیوں کو ان کے اخلاص اور محبت کی جزائے احسن ترین عطا فرمائے آمین۔

دو مرتبہ ایشین اہل سنت والجماعت پاکستانی دوستوں نے ہمیں اپنے ہاں کھانے پر مدعو کیا اور وہاں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ پر مختلف موضوع پر تین تین چار چار گھنٹہ تک سلسلہ سوال و جواب جاری رہتا۔ ایک دن انہی دوستوں کو مکرم جناب حاجی عبدالحمید صاحب بٹ نے بھی کھانے پر مدعو کیا۔ لیکن اس دن ان دوستوں نے تبادلہ خیالات سے بالکل انکار کر دیا۔ اور خواہش ظاہر کی کہ آج صرف سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ روشنی ڈالی جائے چنانچہ مکرم جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب اور اس عاجز نے حضور صلعم کی حیات طیبہ سے بعض واقعات سنائے۔

میرے قیام اسیولو میں عاجز نے دیکھا کہ مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب نے مجھ سے بڑھ کر عملاً تبلیغ کی۔ نیز ایک دن انہوں نے بہت سے عیسائی افریقنوں کو چائے کی دعوت دے کر تبلیغ کے لئے اچھا موقع پیدا کر دیا۔

یہاں ایک پاکستانی دوست اور انکی اہلیہ صاحبہ نے نیز ایک پاکستانی احمدی دوست کی اہلیہ صاحبہ نے بیعت کی۔ ایک میمن قوم کے دوکاندار نے جن کے ۶ بچے ہیں اور جن کے والد صاحب مرحوم جناب سیٹھ قاسم منگیا صاحب بڑے مخلص احمدی اور سرگرم آنریری مبلغ تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خط لکھ کر جماعت کے ساتھ نئے سرے سے تعلق قائم کیا۔ افراد جماعت کی تعداد بڑھ جانے کے باعث یہاں جماعت کی تنظیم قائم کی۔

اسیولو سے Garbatulla قریباً ۰ میل کے فاصلہ پر چند ایشین کی دکانیں ہیں۔ یہیں مرحوم قاسم منگیا صاحب کی قبر ہے ان کی بیوہ اور بچے بھی یہیں ہیں۔ یہاں دو دن رہا۔ مرحوم کی قبر پر جا کر دعا کی۔ اور ایشین، حبشیوں اور سومالیوں کو تبلیغ کی ایک Borana مسلمان چیف کو قرآن کریم سواحیلی کا ایک نسخہ پیش کیا۔ الحمد للہ۔

MERU یہاں کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ڈاکٹر عبداللہ صاحب کے ذریعہ ایک چھوٹی سی میمنوں میں سے جماعت قائم ہوئی تھی۔ اور ایک مسجد بھی ہوا کرتی تھی۔ پھر بعض دوستوں کے وفات پا جانے اور بعض کے تبدیل ہو کر یہاں سے چلے جانے کے باعث یہاں جماعت نہ رہی۔ یہاں میمن قوم کے جتنے گھر ہیں۔ قریباً سبھی جناب سیٹھ عثمان یعقوب صاحب مرحوم کے عزیزوں میں سے ہیں۔ یہ لوگ میرے ساتھ بڑی محبت سے پیش آئے۔ اور بفضلہ تعالیٰ انہیں تبلیغ کرنے کا اچھا موقع ملا۔ الحمد للہ۔

ضلع MARA اور LARE

میرو میں ایشین کی دو چھوٹی چھوٹی بستیاں ہیں۔ دونوں جگہوں بارہ دکانیں ہیں۔ یہاں ہمارے ایشین احمدی دوستوں کی میٹنگ بلا کر جماعت کا باقاعدہ انتخاب کرا کے تنظیم قائم کی۔ یہاں پر بھی بفضلہ تعالیٰ ایشین دکاندار نے بیعت کی۔ ثم الحمد للہ۔

سلمبہ Mara کے ایک احمدی گھرانے نے جو آغا خانیوں میں سے احمدی ہوئے تھے اور جنہوں نے ۱۹۵۱ء سے کہ جبکہ وہ احمدی ہوئے تھے آج تک اپنے رشتہ داروں کے ہاتھوں بہت تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ انہوں نے درخواست کی۔ کہ ہر سال کم از کم دو بار کوئی مبلغ سلسلہ ان کے علاقہ کا دورہ کیا کرے۔ مبلغ کے نیروبی سے ماڈوا تک آنے جانے ... پہ سے کیلئے وہ تیار ہیں۔ انہوں نے درخواست کی کہ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں اللہ کریم انکی ایک خاص مالی مشکل حل فرمائے وہ وعدہ کرتے ہیں کہ اگر وہ مشکل حل ہو گئی تو وہ اپنے خرچ پر ایک مسجد بنوائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ دعا ہے کہ اللہ کریم ان کی مشکلات حل فرمائے اور ان کے اخلاص ایمان اور کاروبار میں برکت ڈالے آمین۔

یوگنڈا میں اس عاجز نے زیادہ وقت جنجہ میں لگایا۔ ٹرورو۔ مبالی۔ کمپالہ۔ مساکا اور اگانگا کا بھی دورہ کیا۔ مسجد جنجہ کے لئے فنڈ جمع کرنے کے سلسلہ میں مقامی جماعت کا ہاتھ بٹایا۔ یہاں اب اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے ہماری نہایت خوبصورت مسجد اور مشن ہاؤس مکمل ہو چکا ہے جنکی تعمیر میں مکرم جناب حافظ بشیر الدین صاحب مبلغ جنجہ اور مکرم جناب بھائی محمد حسین صاحب کھوکھر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جنجہ نے سب سے زیادہ کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

عزیزم غلام احمد صاحب حفیظ اس عاجز کو چند دنوں کے لئے اپنے ہاں اگانگا لے گئے وہاں ان کی دکان ہے اور یہ تینوں بھائی اپنے طور پر اپنے حلقہ اثر میں لٹریچر تقسیم کرتے اور تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں وہ مجھے مسلم مڈل سکول لے گئے جہاں بعض اساتذہ کو تبلیغ کرنے کی توفیق ملی ازاں بعد کیتھولک مشن ٹیچرز ٹریننگ سکول کے اساتذہ کو ملانے لے گئے وہاں بھی لٹریچر تقسیم کرنے اور پیغام حق پہنچانے کی توفیق نصیب ہوئی۔ الحمد للہ۔

حافظ محمد سلیمان صاحب کا مشرقی افریقہ میں ورود

مکرم حافظ صاحب جو کہ کراچی سے "کمپالہ" بحری جہاز پر سوار ہو کر ۲۰ مارچ ۱۹۵۹ء کو ممباسہ پہنچے تھے۔ اور ان کے ہمراہ مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب کے اہل و عیال بھی تھے ۲۱ مارچ ۱۹۵۹ء کو بذریعہ ٹرین نیروبی پہنچے۔ جماعت نیروبی کے احباب اور مستورات ان کے استقبال کیلئے ریلوے سٹیشن پر موجود تھے۔ مکرم جناب حافظ صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ اس عاجز نے احباب کے ساتھ مل کر اجتماعی دعا کرائی اور قافلہ کاروں پر بخیریت مشن ہاؤس پہنچا۔

مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ وامیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی افریقہ کی پاکستان سے مراجعت

مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب ۲۸ ... ۱۹۵۹ء رات کے ۱۲½ بجے کے قریب عدن سے بذریعہ ہوائی جہاز E. African ... Airways ... نیروبی ہوائی اڈہ پر پہنچے باوجودیکہ نصف رات کا ... احباب جماعت نیروبی کثرت سے ہوائی اڈہ پر آپکے استقبال کیلئے پہنچے اور بعض غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے۔ مکرم جناب شیخ صاحب نے دوستوں سے ملاقات کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔ اور قافلہ کاروں پر مشن ہاؤس پہنچا۔

دوسرے دن اس عاجز نے نماز مغرب کے بعد مسجد احمدیہ نیروبی میں مکرم جناب امیر صاحب کی خدمت میں اپنی طرف سے۔ جماعتہائے احمدیہ مشرقی افریقہ کی طرف سے جملہ مبلغین کرام اور بجنات اماء اللہ کی طرف سے ان کے واپس تشریف لانے پر مبارکباد پیش کی۔ اور سب کی طرف سے پہلے سے بھی بڑھ کر اطاعت اور تعاون کا یقین دلایا جس کے بعد مکرم جناب شیخ صاحب نے میرے ایڈریس کے جواب میں تقریر فرمائی۔ جس میں مرکز سلسلہ قادیان اور ربوہ دارالہجرت کے نہایت ہی ایمان افروز حالات بیان فرمائے ور اجتماعی دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

تین چار روز بعد مکرم جناب شیخ صاحب نے اپنا کام بفضلہ تعالیٰ سنبھال لیا۔ اور یہ عاجز یکم اپریل کو بذریعہ ٹرین واپس بٹورا کے لئے روانہ ہوا۔

حصہ آمد کے موصی احباب توجہ فرمائیں

۱۔ حصہ آمد کے موصی احباب کو جن کی طرف سے فارمہائے اصل آمد بابت سال ۵۸-۱۹۵۹ء پر ہو کر آ چکے ہیں۔ سالانہ حسابات بھجوائے جا رہے ہیں۔ اگر کسی دوست کو جس نے فارم اصل آمد پر کر کے واپس کر دیا ہو اور اس پر پندرہ دن گذر چکے ہوں۔ سالانہ حساب نہ ملا ہو تو وہ مطلع فرمائیں تا اس کی وجہ معلوم کی جائے۔ اور حساب بھجوایا جائے۔ یا حساب بھجوانے میں جو روک ہو۔ اس سے ان کو اطلاع دی جائے۔

۲۔ جو دوست دفتر کے مرسلہ حساب میں کوئی غلطی پائیں وہ معین طور پر مطلع فرمائیں کہ کیا غلطی ہے۔ اگر ان کی ادا کردہ کوئی رقم ان کے حساب میں درج نہیں تو وضاحت سے لکھیں کہ اتنی رقم جو سیکرٹری مال کو ادا کی گئی تھی اس حساب میں درج نہیں۔ رسید کے نمبر اور تاریخ سے بھی اطلاع دیں۔ یہ اطلاع اگر مقامی سیکرٹری مال کے ذریعہ بھیجی جائے۔ تو بہتر ہے تا کہ وہ اس پر اپنی تصدیق کر دیں کہ رقم فی الحال ان کے پاس ہے یا داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہو چکی ہے۔ اگر داخل خزانہ ہو چکی ہے۔ تو وہ خزانہ کے کوپن کا حوالہ دے کر موصی کی شکایت دفتر کو بھجوا دیں۔

۳۔ جن احباب کو فارم ہائے اصل آمد بھیجے جا چکے ہیں۔ لیکن انہوں نے کسی وجہ سے پر کر کے ابھی واپس نہیں کئے۔ وہ جلد پر کر کے واپس فرمائیں تا ان کو سالانہ حساب بھیجا جائے۔ فارم اصل آمد پر کر کے واپس کرنے کے بغیر سالانہ حساب پانے کی توقع رکھنا امید موہوم ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ فارم اصل آمد پر کر کے واپس نہ کرنے والے احباب قواعد کے ماتحت بقایادار گردانے جا سکتے ہیں۔ گو ان کی طرف سے حصہ آمد ادا ہو رہا ہو۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

دُعائے مغفرت

میری چچازاد ہمشیرہ بعمر سترہ اٹھارہ سال عرصہ تین چار ماہ تک بیمار رہ کر مورخہ ۲۵ ... ۵۹ء بوقت چار بجے شام اس دار فانی سے رحلت کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک سیرت اور پابند صوم و صلوٰۃ اور اخلاق فاضلہ کی مالک تھیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات اور لواحقین کے صبر جمیل کیلئے جملہ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (محمد عبداللہ خان کارکن خلافت لائبریری ربوہ)

روحِ بلالی

مغرب کی فضاؤں میں ——— اذاں کی دلکش صدا

ایک مغربی ادیب مسٹر ایل ہاردن نے مؤذن رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کے حالات رقم کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"دیار مغرب سے آنے والا مسافر جسے پہلی بار کسی مشرقی شہر کی دیواروں کے سایہ تلے مسجد کے جوار میں شب بسر کرنے کا موقعہ ملے۔ وہ پُرکیف اسلامی اذان کی عظمت سے متأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اگر مطالعہ کے نتیجہ میں وہ کسی قدر اسلامی ممالک کی زبان سے بھی واقف ہو۔ جو مشرقی ممالک کے سفر کے لئے ایک لابدی امر ہے۔ تو وہ بآسانی اذان کے پُر تقدیس الفاظ یاد کر سکتا ہے۔ اور بغیر کسی دقت کے موذن کی پُر شوکت آواز کے زیر و بم سے مانوس ہو سکتا ہے۔ ہاں وہ یہ نغمہ ریز دینے والی آواز صبح سویرے سنے گا۔ جب کہ شام یا مصر میں روشنی اپنی گلابی کرنیں ستاروں تک بکھیرتی ہے قبل اس کے سپیدۂ صبح دوبارہ نمودار ہو۔ مزید چار بار یہی آواز اس کے نوازِ گوش ہوگی۔ دوپہر کی چلچلاتی دھوپ میں یہی آواز اس کے کانوں میں آئے گی۔ اور غروب آفتاب کے وقت بھی جب کہ مغربی افق نارنگی اور زمردیں آتش سے تاباں ہو۔ اس پر بس نہیں اس کے بعد بھی جب کہ رات کے اندھیرے میں ہزاروں نجمی قندیلیں خدا کی ابدی مسجد کے وسیع اور برق گنبد کو منوّر کر رہی ہوں یہ آواز فضا میں گونجتی ہے۔ صبح کی اذان کے زیر و بم میں شاید بعض نئے الفاظ اس کے کانوں کو عجیب محسوس ہوں اور وہ اپنے مشرقی ترجمان سے ان کا مطلب پوچھے۔ اس توضیح کا ایک ہی جواب اسے ملے گا۔

"اے سونے والو اپنی روح کو اس ذات پاک کے آستانہ پر خمیدہ کرو۔ جو نیند و آرام سے بالا ہے"۔ ایک نہایت ہی بالا قیمت اور رفیع نصیحت جو آیت الکرسی کے ان الفاظ کی یاد دلاتی ہے۔ جو مشرقی ممالک کے مرصع ساز سنگ سلیمانی اور لعل و یاقوت پر منقش کرتے ہیں۔

لا تأخذہ سنۃ ولا نوم

اور اگر ترجمان اسلامی تاریخ سے بھی شُدبُد رکھتا ہوگا۔ تو وہ لازماً اس کے ساتھ اضافہ کرے گا۔ کہ کلمات اذان کو سب سے پہلے بلند کرنے والا ہاں پہلا مؤذن محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا درویش صفت خادم بلال بن رباح رضی اللہ عنہ تھا۔ جس کی دمشق میں قبر آج تک مرجع خلائق ہے۔

بلال رضی اللہ عنہ ایک حبشی نژاد سیاہ فام ازلقین تھا۔ جو ایک طرف عمل مصائب و شدائد، استقلال ایمان اور لحن داؤدی کے لئے مشہور ہے۔ وہی بلال رضی اللہ عنہ جس کی آواز کی اقتداء تیرہ سو سال سے تمام مسلمان مؤذن کرتے چلے آتے ہیں۔ بلال کی اذان اس وقت فضا میں گونجی جبکہ ابھی مینار کا تخیل پیدا نہ ہوا تھا۔ ہنوز نابینا مؤذن اذان کے لئے مامور نہ ہوئے تھے۔ تاکہ وہ مینار کی بلندیوں سے بے پردگی کا باعث نہ ہوں۔ آج بے شمار ولاتعداد اذانوں کے مینار آسمان سے باتیں کرتے نظر آتے ہیں۔ صحراؤں کی وسیع ویرانیوں میں نخلستان تک میناروں سے مزین ہیں اور الفاظ جو اسلامی دنیا کے تمام مؤذن دہراتے ہیں۔ خواہ وہ ان گھڑ پتھروں کی تعمیر شدہ عمارت سے ہوں یا آگرہ کی موتی مسجد کے حسین میناروں سے۔ وہی ہیں جو سب سے پہلے بلال رضی اللہ عنہ کے لبوں سے نکلے۔ حبشی نژاد سیاہ فام لونڈی کے لخت جگر بلال رضی اللہ عنہ نے ایک ملازم کے طور پر اپنی زندگی کا آغاز کیا اس کی ابتدائی زندگی کا ہمیں بہت کم علم ہے سر ولیم میور عرب تاریخ نویسوں کی سند سے بیان کرتے ہیں۔ کہ بلال سیاہ فام تھا۔ حبشیوں کے خط و خال کا حامل اور گھنگھرالے بالوں والا وہ دراز قد اور دُبلا پتلا، سانولی ہیکل تھا۔ گو دیکھنے میں اتنا خوبصورت نہ دکھائی دیتا۔ مگر جلد کا قوی اور مضبوط و توانا تھا۔ مکہ میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی تبلیغ کا اثر سب سے پہلے ضعیف ترین طبقہ اجنبی غلاموں پر ہوا۔ جو ایک اجنبی ملک میں غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ شاید ایک عالمگیر مذہب کا تصور ان کے دکھتے زخموں کے لئے مرہم تھا۔ اور باعث صد تسکین۔

غالباً بلال رضی اللہ عنہ اپنی نسل و قوم میں سب سے پہلے حلقہ بگوش اسلام ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اسے "حبشہ کے پہلے پھل" کے پیارے نام سے یاد کرتے۔ جب مصائب و آلام کا سلسلہ شروع ہوا۔ تو مشرکین قریش کا غصہ سب سے پہلے جن مسلمانوں پر بھڑکا وہ یہی کمزور غلام تھے۔ عرب میں قدیم سے ایک رسم ایک بہادرانہ رواج چلا آتا تھا کہ وہ افراد قبیلہ یا معاہدین کی حفاظت اپنے خون سے کرتے تھے۔ اس نادر رسم کے باعث محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور بعض دوسرے آزاد عرب مسلمان کسی قدر مکہ والوں کے ظلم و تشدد سے نسبتاً محفوظ تھے۔ لیکن وہ بے آسرا و بے سہارا غلام جن کا کوئی ملجا و ماویٰ نہ تھا ان کو ظالمانہ طور پر پیٹا جاتا۔ انہیں موت کی دھمکیاں دی جاتیں اور انہیں جھلسنے والی دھوپ میں ننگے بدن بھوکے پیاسے مبتلائے عذاب و آلام کیا جاتا۔

ان مصائب میں بلال رضی اللہ عنہ کا قدم کبھی ڈگمگایا۔ شدید ضربوں کے نتیجہ میں جان کندن کی سی حالت آتشیں پیاس کی تکلیف اور وادیٔ مکہ کی دہکتی ریت پر بے پناہ چلچلاتی دھوپ کا عذاب بھی اس کے آہنی عزم کو نہ توڑ سکے۔ اپنے جلادوں کو اس کا ایک ہی جواب تھا۔

احد۔ احد ایک اور صرف ایک خدا

اس ایمان و یقین سے پُر داستان کو فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے "منطق الطیر" میں مناجات کا ایک حصہ بنایا ہے۔

بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے نحیف و دراز جسم پر پے در پے لٹھ اور چابک کی ضربیں سہیں۔ ان ضربوں کے نیچے اس کا خون پانی ہو کر بہا۔ لیکن پھر بھی اس کے لب گویا تھے

"خدا ایک ہے خدا ایک ہے"

مدینہ میں تحویل قبلہ کے بعد پہلی اذان کا ذکر کرتے ہوئے انگریز مصنوعی نویس لکھتے ہیں:

"منہ اندھیرے جبکہ رات کا کافی حصہ ابھی باقی تھا۔ ہنوز مؤذن اوّل اپنے فرائض سے بھی پوری طرح آگاہ نہ تھا۔ کہ مدینہ والوں کو بلالی کی دردرس اور پُرعظمت اذان نے بیدار کر دیا۔ پہلا مؤذن مسجد کے ساتھ ہی ایک بلند مقام سے اذان کے الفاظ دہرا رہا تھا۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ تیرہ سو سال قبل ستاروں کی چھاؤں میں مدینہ کی بلندی سے بلال رضی اللہ عنہ کا اذان کہنا ذی شان بلند و بالا میناروں کی تاریخ کا پہلا باب ہے جو حسین مسلم شہروں کے فن تعمیر میں ایک نمایاں خصوصیت کے حامل ہیں؟ ابتدائے اسلام سے لے کر اب تک ان تمام صدیوں میں ایک دن بھی ایسا نہیں گذرا کہ مؤذن کی آواز آسمان کی بلندیوں تک نہ پہونچی ہو۔ اب تک کئی شہروں میں اذان وقت کی نشاندہی بھی کرتی ہے۔ حدیثوں میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ آخری گھڑی کا اعلان بھی اذان سے ہی ہوگا۔ جبکہ امام مہدی اپنی آمد کا اعلان اتنی بلند اذان سے کریں گے کہ ان کی آواز چہار دانگ عالم میں سنائی دے گی"۔

(ماخوذ کتاب "The Stories of Essays by Lafcadio Hearn")

یثرب کی مقدس وادی سے گونجنے والی پُرشوکت اذان صدیوں تک توحید کے اعلان سے فضا کو معمور کرتی اور قلوب کو گرماتی رہی ہر ویران آبادی کی فضا اس پُرکیف آواز سے معمور ہوتی رہی لیکن افسوس کہ ایک وقت کے بعد توحید کی منادی کرنے والے خود غرق مئے دنیا ہو گئے اذاں کی نغمہ ریز دینے والی آواز ماندہ ہو کر رہ گئی۔ مؤذن دوسروں کو بیدار کرنے کی بجائے خود محو خواب ہو گئے۔ اور مساجد اور ان کے مینار ویران سنسان نظر آنے لگے۔ تب خدائی تائید پا کر ایک مضطرب دل اٹھا۔ جس نے روح بلالی رضی اللہ عنہ کو پھر تازہ کیا۔ اس نے اتنے زور سے اللہ اکبر کی صدا بلند کی کہ دشت و جبل لرز گئے۔ دنیا کے اطراف و جوانب میں ایک غلغلہ بپا ہو گیا۔ اور طاغوتی لشکر کانپ اٹھے مشرق نے صدیوں اذانیں سنائیں۔ اب وقت آ گیا۔ کہ مغرب کے بادہ خوار بھی اس مشرقی مے کی لذت سے آشنا ہوں۔ اور وہ بھی نعرۂ توحید سے خدا تعالیٰ کی عظمت کا اعلان کریں۔ احمدیت کے بلال رضی اللہ عنہ مغرب کی وادیوں میں گھوم رہے ہیں۔ اور مغرب میں مساجد کے میناروں سے اذانیں بلند کر رہے ہیں۔ وہ وقت نزدیک آ رہا ہے کہ گہوارۂ تثلیث سے خدائے واحد کا نام بلند ہو۔ اور ہم یورپ اور امریکہ میں اللہ کے بیشمار گھر تعمیر کر دیں۔ جہاں سے توحید کی اذانیں کبھی ماندہ نہ ہوں تا آنکہ ساری دُنیا اذاں کی پُر شوکت و پُر عظمت کے سامنے اپنا سر خدائے واحد کے آستانہ پر جھکا دے

اب وقت آ گیا ہے اسلام کا ہو غلبہ
گر تو نے پسندی تغیر کن قضا را

(وکیل المال تحریک جدید)

درخواست دُعا

ہمارے لندن مشن کے مبلغ اسلام خان بشیر احمد خاں صاحب رفیق بی اے کے والد ماجد خاں دانشمند خاں صاحب پر کسی ظالم نے قریباً ڈیڑھ ماہ قبل پستول سے گولی چلا دی تھی۔ گولی کندھے کے قریب بازو پر لگی۔ جس سے خانصاحب بہت بُری طرح مجروح ہوئے انہیں فوراً پشاور ہسپتال پہنچایا گیا۔ دیگر علاج معالجہ کے بعد خانصاحب کا بازو کاٹ دیا گیا ہے۔ اور وہ تاحال ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ مکرم خاں بشیر احمد خاں صاحب لندن میں بہت متفکر اور پریشان ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے والد صاحب کو کامل شفا عطا فرمائے۔

خاکسار:- محمد اسحاق

معاون وکیل المال تحریک جدید

علاقائی قائدین کی فوری توجہ کے لئے

انشاءاللہ اس سال بھی تربیتی کلاس کا انعقاد سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ سے قبل ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں قائدین علاقائی سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے علاقہ جات میں تربیتی کلاس کا اجراء کرنے کی کوشش کریں تاکہ اصل تربیتی کلاس جو مرکز میں منعقد ہونے والی ہے۔ اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات کے ماتحت جس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اس سے متوقع نتائج برآمد ہو سکیں اور اس سے خدام احمدیت صحیح طور پر مستفید ہو سکیں اور مرکزی تربیتی کلاس سے تعلیم اور استفادہ کرنے والے خدام دوسروں کے لئے مشعل راہ کا کام دے سکیں۔ آمین

تربیتی کلاس کی اہمیت آپ پر عیاں ہے۔ اس کا قیام محض اسی بناء پر حضور اقدس نے پسند فرمایا تھا کہ نوجوانان احمدیت مرکز میں آکر ایک تو مرکزی برکات سے مستفید ہوں۔ دوسرے یہاں سے تعلیم حاصل کر کے جو خالص دینی اور اخلاقی ہوگی دوسروں کے معلم بنیں اور دوسروں تک احمدیت کی صحیح صحیح تعلیمات پہنچا سکیں۔ اس کلاس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ پہلے قائدین علاقائی اپنے اپنے علاقوں میں ان کلاسز کا اہتمام کریں اور ان میں جس قدر زیادہ سے زیادہ خدام کی شرکت ممکن ہو کوشش کی جائے کہ وہ شریک ہوں اور پھر ان کلاسز کے نتائج کے پیش نظر اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہونے والوں کو مرکزی تربیتی کلاس کے لئے منتخب کر کے ان کی اطلاع مرکز کو دی جائے۔

ان کلاس کے نتائج کی اطلاع مرکز کو ۱۵ ستمبر تک پہنچ جانی چاہیئے تاکہ مرکز اس انتخاب کو مدنظر رکھتے ہوئے صحیح طور پر پروگرام مرتب کر سکے۔

امید ہے قائدین اس امر کی طرف خصوصی توجہ منعطف فرمائیں گے اور مجلس مرکزیہ کو جلد از جلد مطلع فرمانے کی کوشش کریں گے کہ کب ان کلاسز کا اجراء کر رہے ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

جامعہ احمدیہ کے لئے عطیہ جات

احباب کو معلوم ہے کہ اس سے قبل تعمیر جامعہ احمدیہ و ہوسٹل کے لئے عطیہ جات کی فہرستیں چھپوائی جاتی رہی ہیں۔ اسی طرح ضلع سرگودھا و لائلپور کے مندرجہ ذیل احباب نے بھی عطیہ جات دیئے ہیں۔ جن کے اسماء شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ احباب ان کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعا فرمائیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۱) بیگم صاحبہ چوہدری عبدالحمید صاحب بی آر او جوہر آباد ۔ ۔ ۔ ۱۰۰
(۲) خواجہ عبدالرحمٰن صاحب غلہ منڈی سرگودھا ۔ ۔ ۔ ۱۰۰
(۳) پراچہ فضل الرحمٰن صاحب ۔ پراچہ محمد اقبال صاحب بھیرہ بس سروس سرگودھا ۔ ۔ ۔ ۱۰۰ (۵۰/- نقد وصول ہوئے ۔ باقی رقم بوقت تعمیر دینے کا وعدہ کیا ہے)
(۴) مخدوم محمد فاروق احمد صاحب سیالی ضلع سرگودھا ۵۰/- (مزید دینے کا وعدہ کیا ہے)
(۵) امیر عبدالقادر صاحب قادر آباد ضلع لائلپور بمعہ بچگان ۔ ۔ ۔ ۱۷۵ (وعدہ)
(۶) شیخ عبداللطیف صاحب لائلپور ۔ ۔ ۔ ۱۰۰ (۵۰/- روپے وصول)
(۷) حکیم صوفی محمد اسمٰعیل صاحب سیتلاں ضلع لائلپور ۔ ۔ ۔ ۵۰

درخواستہائے دعا

(۱) میری اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ ایک ہفتہ سے طبیعت زیادہ ناساز ہے بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کامل عطا فرمائے۔ آمین

(مستری محمد شریف دارالبرکات ربوہ)

(۲) برادرم چوہدری محمد شفیع صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۳۳ جنوبی سرگودھا کئی دنوں سے بخار میں مبتلا ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اسلم باجوہ قائد خدام الاحمدیہ چک ۳۳ جنوبی سرگودھا)

(۴) خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں (میاں چراغ الدین ریٹائرڈ انسپکٹر بمقام قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

ہفتہ تحریک جدید خدام الاحمدیہ

وعدہ جات تحریک جدید کی وصولی کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے ۳۰ اگست سے ۶ ستمبر ۱۹۵۹ء تک ہفتہ تحریک جدید منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جملہ قائدین مجالس اور زعماء سے گذارش ہے کہ وہ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن سعی فرمائیں اور نتائج سے شعبہ ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع اپنی امتیازی خصوصیات کے ساتھ ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو بروز ہفتہ و اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاءاللہ۔ یہ اجتماع خالص دینی اور تربیتی اجتماع ہے جس میں شریک ہونے والے اکثر احباب خدا کے فضل سے اپنے قلوب میں نمایاں تغیر اور واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ اس بابرکت اجتماع میں شریک ہونے کے لئے احباب کو ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

(۲) شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر مقرر ہے۔ مقامی مجلس عاملہ انصار اللہ کی منظوری حاصل کر کے ازراہ کرم ایسی تجاویز مرکز میں بھجوا دی جائیں۔ جن کی وجہ سے ہم اپنے دینی اور تربیتی فرائض کو بہتر طریق پر سرانجام دے سکیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

داخلہ جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ

جامعہ نصرت ربوہ میں فرسٹ ایئر اور تھرڈ ایئر آرٹس کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۵۹ء سے شروع ہے اور دس روز تک جاری رہے گا۔ داخلہ کیلئے درخواستیں معہ پراویژنل اور کیرکٹر سرٹیفکیٹ جلد سے جلد مطلوب ہیں۔

مستحق اور اعلیٰ نمبر حاصل کرنے والی طالبات کو فیس کی مراعات اور دیگر وظائف دیئے جاتے ہیں۔ انٹرویو ۸ سے ۹ بجے تک قبل دوپہر تعطیلات کے بعد کالج ۷ ستمبر کو صبح ۷ بجے کھلے گا بورڈرز کو چاہیئے کہ وہ ۶ ستمبر کی شام تک ہوسٹل میں پہنچ جائیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

چک ۳۲ جنوبی سرگودھا میں تربیتی جلسہ

مؤرخہ ۱۱ اگست بعد نماز عشاء بمقام چک ۳۲ جنوبی ضلع سرگودھا میں مقامی جماعت احمدیہ کی طرف سے گاؤں کے وسطی چوک میں ایک عام تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک صفی الدین قمر ابن محترم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل انسپکٹر اصلاح و ارشاد ربوہ نے کی جس کے بعد راے اللہ یار صاحب۔ عزیز محمد عارف صاحب۔ اور سید حمید احمد شاہ صاحب نے باری باری نعتیہ کلام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی نے "مسلمانوں کا شاندار ماضی اور حال" کے موضوع پر مفصل لیکچر دیا۔ یہ لیکچر ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ اور مقامی احباب نے نہایت انہماک سے سنا۔ دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

(رائے فضل حسین احمدی چک ۳۲ جنوبی۔ سرگودھا)

ولادت:۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین بنائے۔ اور صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ (ڈاکٹر سلطان مبارز خان ڈسپنسری ہسپتال بلڈنگ ضلع کیمبل پور)

(۵) میرے ماموں مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری مبلغ بورنیو معہ اہل و عیال پاکستان آنے کے لئے سنگاپور پہنچ چکے ہیں۔ احباب ان کے بخیریت پہنچنے کی دعا فرمائیں۔ (خالد ہدایت بی۔ اے۔ لاہور)

نارتھ ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کام کے لئے نظر ثانی شدہ شڈیول ریٹ پر مبنی لیبر اور میٹریل کے واسطے شرح فی صد نرخ کے سربمہر ٹنڈر دستخط کنندہ ذیل کو مقررہ فارموں پر ۱۹ ستمبر کے ساڑھے بارہ بجے دن تک مطلوب ہیں۔ مقررہ فارم اس دفتر سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۱۹ ستمبر کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے سب سامنے کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت جو ڈی پی ایم لاہور کے پاس جمع کرنا ہوگا۔	عرصہ تکمیل کام
لائل پور میں درجہ چہارم کے سٹاف کوارٹروں میں صحن کی دیواروں کی تعمیر	روپے ۲۱۰۰۰/-	۵۰۰/- روپے	۴ ماہ

۲۔ وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۹ء سے پہلے پہلے اندراج کے ضروری کاغذات یعنی مالی حالت اور تجربہ کے متعلق سندات ہمراہ لا کر اپنے نام درج کرائیں۔

۳۔ تفصیلی شرائط دیگر کوائف، نرخوں کا نظر ثانی شدہ شڈیول اور تخمینہ وغیرہ اس دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کا یا اور کوئی ٹنڈر منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر ضمانت ۱۹ ستمبر ۵۹ء سے پہلے پہلے ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ شرح فی صد نرخ مکمل اعداد میں درج کریں کسور پر مشتمل نرخ مسترد کر دئے جا سکتے ہیں۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

این، ڈبلیو، آر، لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ ملتان ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان ڈویژن کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۱۴ ستمبر ۱۹۵۹ء کے ایک بجے دوپہر تک شڈیول ریٹ کے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر اسی روز سوا ایک بجے بعد دوپہر سب سامنے کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت
(۱) جان محمد والہ سٹیشن کو "ڈی" کلاس سٹیشن سے "بی" کلاس سٹیشن میں تبدیل کرنا نیز معیار سوم کی سگنلنگ کی فراہمی۔	۶۸۰۰۰/- روپے	۱۳۰۰/- روپے
(۲) جیٹھا بھٹہ سٹیشن کو "ڈی" کلاس سٹیشن سے "بی" کلاس سٹیشن میں تبدیل کرنا۔ نیز معیار سوم کی سگنلنگ کی فراہمی	۷۲۰۰۰/- روپے	۱۵۰۰/- روپے
(۳) جڑانوالہ سٹیشن کو "ڈی" کلاس سٹیشن سے "بی" کلاس سٹیشن میں تبدیل کرنا اور معیار سوم کی سگنلنگ کی فراہمی۔	۴۸۰۰۰/- روپے	۱۰۰۰/- روپے

ٹنڈرز لازمی طور پر مقررہ فارموں پر ہی داخل کئے جائیں۔ یہ فارم دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کے لئے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے اور غیر منظور شدہ ٹھیکیداروں کے لئے چار روپے فی فارم کے حساب سے ۱۴ ستمبر ۵۹ء کے بارہ بجے دوپہر تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارموں کی قیمت واپس نہیں کی جائے گی۔

وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے ٹنڈرز کے ہمراہ سابقہ تجربہ اور موجودہ مالی حالت سے متعلق سندات وغیرہ کی کسی گزیٹڈ آفیسر سے تصدیق شدہ نقول بھی داخل کریں۔ جن ٹنڈرز کے ہمراہ مکمل کوائف درج نہ ہوں گے وہ مسترد کر دیئے جائیں گے ——— تفصیلی شرائط اور کوائف درخواست پیش کر کے دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این۔ ڈبلیو آر ملتان

بیماری لگانے والے پرندے

عالمی ادارہ صحت نے اپنے ماہنامے کے تازہ ترین شمارے میں ایک مقالہ شائع کیا ہے جس سے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ فیل مرغ بطخ اور کبوتر بھی اب طوطوں کے ساتھ ملکر ان پرندوں کی فہرست میں شامل ہو گئے ہیں جن سے صحت عامہ کو خطرہ لاحق رہتا ہے اور جو وائرس کے ذریعہ پھیلنے والی ایک بیماری میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ جسے عام طور پر پسیٹا کوسس اور میتھوسس کہا جاتا ہے یہ مقالہ کیلیفورنیا یونیورسٹی کے ماتحت جارج ولیمز ہوپر فاؤنڈیشن کے ایک استاد ڈاکٹر کے ایف میئر نے لکھا ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ پرندوں کی ۹۰ قسمیں قدرتی طور پر اس بیماری میں مبتلا ہوتی ہیں اور ان میں سے ۷۰ کا عام طوطوں کی نسل سے تعلق ہے۔ یہ بیماری انسان پر بھی اثر انداز ہو جاتی ہے۔ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں مبتلا ہونے والوں میں سے ۷۰ فیصدی حال ہی میں فوت بھی ہوئے ہیں۔ جدید جراثیم کش ادویہ کے استعمال سے مرنے والوں کی تعداد کسی قدر کم ہو گئی ہے۔ اس بیماری کی علامت یہ ہے کہ پھیپھڑوں کا نظام خراب ہو جاتا ہے اور تیز بخار چڑھتا ہے۔

چونکہ اس بیماری میں بہت سے پرندے خصوصاً فیل مرغ، کبوتر اور بطخ مبتلا ہونے لگے ہیں، اس لئے اس کی روک تھام پر خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ ان پرندوں سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی مثلاً کسان پرندوں کا گوشت صاف کرنیوالے کارخانوں کے مزدور، ٹرک ڈرائیور، قصاب ڈبوں میں بند پرندوں کو صاف کرنیوالے آسانی سے اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ بیماری بلاواسطہ صورت میں بھی لاحق ہو سکتی ہے۔ مثلاً ان پرندوں کے پرا بیٹ اور دوسری قسم کے فضلے ان لوگوں کو مبتلائے مرض کر سکتے ہیں۔ جن کو پرندوں کی پرورش گاہوں سے محض دور کا واسطہ ہوتا ہے بہت سے ملکوں سے جن میں ریاست ہائے متحدہ، کنیڈا، چیکوسلواکیہ، آسٹریا روس اور جرمنی وغیرہ شامل ہیں۔ وبائی حالات کی اطلاع بھی ملی ہے۔ جہاں تک پتہ چلا ہے، بیمار پرندوں کو کھا پینے سے بیماری لاحق نہیں ہوتی۔ اور میتھوسس نامی بیماری پرندوں کا کاروبار کرنے یا ان سے تعلق رکھنے والوں کے لئے پریشان کن ہوتی جا رہی ہے لہذا ڈاکٹر میئر کا مشورہ ہے کہ تشخیص کے طریقوں کو بہتر بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے اور وبا پھیلانے والے اسباب کو روکا جائے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ پرندوں کی پرورش گاہوں اور پرندوں کا گوشت محفوظ کرنے والے کارخانوں کا باقاعدہ معائنہ کیا جایا کرے جب بھی کسی حصے میں بیماری پھیلے کام کرنے والوں اور معالجوں کو بھی فوراً اطلاع دی جائے۔ تاکہ وہ خطرے سے بچنے کے لئے باخبر رہیں۔ چونکہ علاج کے بہترین طریقے معلوم ہو گئے ہیں اس لئے یہ بھی توقع ہے کہ شدید بیماری کو روکنا اور اموات پر قابو پانا جلد ممکن ہو جائے گا۔ لیکن دقت یہی ہے کہ بہت سے لوگوں کے مر جانے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ یہ بیماری اپنا رنگ جما رہی تھی اور جن ٹلینا اور آسٹریلیا میں جنگلی پرندے بھی بیمار ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ریاست ہائے متحدہ میں جو پالتو پرندے بلا اجازت درآمد کئے جاتے ہیں اکثر علیل ہوتے ہیں۔ دوران سے بیماری پھیلنے لگتی ہے۔ جرمنی ڈنمارک۔ سوئٹزرلینڈ۔ برطانیہ اور جاپان سے اطلاع ملی ہے کہ پنجروں میں بند پرندے بھی اکثر بیماری پھیلا دیتے ہیں۔

معذور بچوں کیلئے مغربی پاکستان میں خاص اسکول کھولے جائیں گے

حکومت مغربی پاکستان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ صوبہ کے تمام اہم شہروں میں معذور بچوں کے لئے خاص اسکول کھول دیئے جائیں گے۔

اس کا انکشاف مسٹر ایس اے مخدومی (خاص افسر تعلیم) نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کیا۔ جس کی صدارت مسٹر کے ایم سرور ڈویژنل انسپکٹر اسکول کر رہے تھے۔ مسٹر مخدومی نے کہا کہ حکومت مغربی پاکستان نے معذور بچوں کے لئے خاص اسکول کھولنے کی اسکیم کے سلسلے میں ضروری اعداد و شمار فراہم کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ یہ کام ستمبر کے آخر تک پورا ہو جائے گا۔ اور مجوزہ اسکیم اسی مالی سال میں مکمل ہو جائے گی۔ انہوں نے شرکاء جلسہ سے درخواست کی کہ اعداد و شمار کی فراہمی کے سلسلہ میں وہ تعاون کریں۔

(ماخوذ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

نیا آئین اگلے سال کے آخر تک تیار ہو جائے گا

بنیادی جمہوریتوں کے ذریعہ عوام کو بھاری ذمہ داری سونپی جا رہی ہے (صدر ایوب)

جیکب آباد ۴ ستمبر۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ اگلے سال کے آخر تک ملک کا نیا آئین بنانا ممکن ہو گا کل انہوں نے جیکب آباد میں تین سو سے زیادہ یونین بورڈوں کے صدروں اور ممتاز شہریوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بنیادی جمہوریتوں کے ذریعہ عوام کو بھاری بنیادی ذمہ داری سونپی جائے گی کہ مقامی اور قومی زندگی پر اثر انداز ہونے والی اسکیموں کو بروئے کار لائیں انہوں نے امید ظاہر کی کہ عوام دیانت دار محنتی اور خدا ترس لوگوں کو بنیادی جمہوریتوں کا ممبر چنیں گے۔

صدر ایوب نے غذائی پیداوار بڑھانے اور زمین سے زیادہ سے زیادہ استفادہ پر زور دیا اور کہا کہ حکومت کوشش کر رہی ہے کہ آب پاشی کے لئے ٹیوب ویل زیادہ استعمال کئے جائیں۔ انہوں نے صوبے میں گھریلو اور چھوٹی صنعتیں قائم کرنے کی اہمیت بھی جتائی تاکہ عام لوگوں کو فائدہ پہنچے۔ کل یہاں انہوں نے ایک پبلک سکول کا سنگ بنیاد رکھا اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے صدر نے کہا کہ پاکستان کی ترقی کے لئے مزید تعلیمی اداروں کا قیام ضروری ہے۔

صدر صوبے کے اندرونی علاقے کے دورے پر آج صبح جیکب آباد پہنچے تھے۔ مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر ذاکر حسین۔ ناظم مارشل لاء میجر جنرل امراؤ خان اور قومی تعمیر نو کے ادارے کے ڈائریکٹر بریگیڈیئر ایف آر خان ان کے ہمراہ تھے جیکب آباد پہنچنے پر صدر کا شاندار استقبال کیا گیا۔ ہوائی اڈے پر ہزاروں افراد جمع تھے۔ اور جب صدر طیارے سے اترے تو پاکستان زندہ باد کے نعروں سے ان کا خیر مقدم کیا گیا۔

. . . .

ان کے استقبال کے لئے اعلیٰ افسر موجود تھے صدر نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ہم پوری پوری کوشش کر رہے ہیں۔ کام صحیح طور پر ہو رہا ہے۔ اور ٹھوس منصوبے تیار کئے جا رہے ہیں۔ مشرقی پاکستان میں غذائی پیداوار بڑھانے کے بڑے اچھے امکانات ہیں۔ آبپاشی سے دو فصلی کاشت بھی خاصا امکان ہے۔

ہوائی اڈے سے صدر داؤد پبلک اسکول کا سنگ بنیاد رکھنے گئے۔ جس کے لئے ایک صنعتکار حاجی داؤد نے بارہ لاکھ روپے دیئے ہیں۔

کابل ریڈیو کے پروپیگنڈے کے خلاف

حکومت پاکستان کا دوبارہ احتجاج

کراچی ۴ ستمبر۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان جولائی ۱۹۵۸ء سے اب تک دو مرتبہ حکومت افغانستان سے اس توہین آمیز پراپیگنڈے کے خلاف احتجاج کر چکی ہے جو ریڈیو کابل سے پاکستان کے خلاف کیا جا رہا ہے۔

حکومت پاکستان نے حکومت افغانستان پر واضح کیا ہے کہ اس قسم کا پراپیگنڈا دونوں پڑوسی ملکوں کے درمیان تعلقات کے لئے مفید نہیں ہے۔ پاکستان کے خلاف اس پراپیگنڈے کے ساتھ ساتھ سوویٹ یونین کی طرف سے سڑکیں تعمیر کرنے کے سلسلے میں افغانستان کو کثیر امداد دی جا رہی ہے۔ اس وقت روسی فوج کے بہت سے افسر افغانستانی فوج کو تربیت بھی دے رہے ہیں۔

کلکتہ میں صورتِ حال پر قابو پانے کیلئے فوج طلب کر لی گئی

شہر میں پولیس نے آج چار مرتبہ گولی چلائی، چھ افراد مجروح

کلکتہ ۴ ستمبر۔ کل بھی کلکتہ میں بلوے ہوتے رہے۔ پولیس اور فسادیوں میں بار بار تصادم سے شہر میدان جنگ بن گیا ہے۔

بلوائیوں کے گروہ پولیس کے دستوں پر حملہ کرتے اور اس کی گاڑیوں پر پتھر برساتے اور دستی بم پھینکتے رہے۔ سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کر دی گئی ہیں۔ جوڑہ صنعتی علاقے میں سب سے پہلے گڑبڑ ہوئی۔ یہاں پولیس نے گولی چلائی۔ جس سے دو افراد مارے گئے۔ غیر سرکاری بیان کے مطابق اب تک پولیس کی گولیوں سے ۱۴ افراد مارے جا چکے ہیں۔ شمالی کلکتہ میں پولیس کی ایک گاڑی کو بلوائیوں نے گھیر لیا تھا۔ جسے چھڑانے کے لئے پولیس کے دستے گئے۔ اور اس کوشش میں انہیں ہجوم پر گولی چلانی پڑی یہ نہیں پتہ چلا کہ اس سے کتنے آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

فسادات کی وجہ سے لوکل ٹرینیں چلنا بند ہو گئی ہیں۔ دوسرے صوبوں سے آنے والی گاڑیوں کو بھی شہر سے کئی میل دور رک جانا پڑا انڈین ائیر لائنز نے اپنی سروسیں ممنوع کر دی ہیں ڈاک کا انتظام بھی گڑبڑ ہو گیا ہے۔ آج بلوائیوں نے جگہ جگہ پولیس کے دستوں پر دستی بم پھینکے۔ کلکتہ میں چار روز سے فسادات ہو رہے ہیں ۲۰ اگست کو غذائی کمیٹی نے جس پر کمیونسٹ چھائے ہوئے ہیں۔ صوبائی حکومت کی غذائی پالیسی کے خلاف تحریک کا آغاز کیا تھا۔ کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ اس نے عام ہڑتال کی اپیل کی ہے اور اگر یہ ہڑتال کامیاب رہی تو تمام دفاتر اور دکانیں بند رہیں گی۔ اور ٹرانسپورٹ رک جائے گی۔

شام صورت حال پر قابو پانے کے لئے فوج طلب کر لی گئی ہے۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ فوج شہر میں آنا شروع ہو گئی ہے۔ کل صبح شہر کے مختلف علاقوں میں پولیس نے چار مرتبہ گولی چلائی۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق چھ افراد مجروح ہوئے ہیں۔

دعائے صحت

مکرم ڈاکٹر شمس الدین صاحب آف دہلی کئی دنوں سے بعارضہ بندش پیشاب بہت بیمار ہیں۔ کمزوری بے حد ہو گئی ہے۔ احباب کرام سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔

عبدالرحمٰن شاکر ربوہ

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

سائنس اور فلسفہ جدید کا بھی نابغہ ہو گا۔ لیکن اس کو اپنی خبر نہیں ہو گی کہ میں کیا ہوں یعنی آنکھ پڑتی ہے کہیں پاؤں کہیں پڑتا ہے سب کی ہے اس کو خبر اپنی خبر کچھ بھی نہیں یہ خیالات تمام نیچر پرستی کے کرشمے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کا ایمان باللہ اور ایمان بالمعاد محض فرضی ہے جس کی بنیاد کوئی نہیں۔ وہ محض مصنوعی غبارے ہیں اور زیادہ سے زیادہ مصنوعی سیارے ہیں جس طرح کے روس اور امریکہ چھوڑ رہا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے سیارہ ستارے ماہتاب اور خورشید نہیں جلد یا بدیر معدوم ہو جائیں گے کیونکہ جیسا کہ اکبر الٰہ آبادی مرحوم نے فرمایا ہے ؎

جو غبارے تھے وہ آخر گر گئے

جو ستارے تھے چمکتے ہی رہے